Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:1, 2022, pp. 30-42

معربات قرآنیہ، امام ابن جریر طبری کا اصولی مؤقف اور منہج استدلال

Foreign Language of the Qur'ān; Imām Ibn Jarīr Ṭabarī's Fundamental Verdict and Method of Inference

Dr. Muniba Rizvi
Lecturer Islamic Studies Government
Graduate College for Women Baghbanpura, Lahore
Email: muniba.ar@gmail.com
Dr. Muhammad Farooq Haider *(Correspondence Author)*
Associate Professor, Department of Arabic & Islamic Studies,
GC University, Lahore

KEYWORDS

Foreign Language of the Qur'ān, Imām Ṭabarī, Jāmi'al-Bayān, Synonyms, Method of Inference

Date of Publication: 26-06-2022

ABSTRACT

Foreign Language of the Qur'ān is an important topic of the Qur'ānic Sciences in which it is discussed that whether the Qur'ān contains some foreign words in it other than Arabic which are originally not Arabic, but they have become a part of Arabic due to their frequent usage in the Arab. The presence of foreign words on the Qur'ān is a controversial topic about which several scholars, lexicologists and exegetes have variant opinions. Imām Ibn Jarīr Ṭabarī holds a distinctive opinion in this regard. He discussed it in the detailed preface of his outstanding Qur'ānic Commentary, Jāmiʿ al-Bayān an Tāwīl Āy al- Qur'ān and explained his fundamental verdict through transmitted as well as rationalistic proofs in a well-organized manner. In this article, Imām Ibn Jarīr Ṭabarī's fundamental verdict and method of inference have been elaborated.

Scanned with CamScanner

تعارف(Introduction)

معربات قرآنیہ، علوم القرآن کی ایک اہم نوع ہے جس میں الفاظ قرآن کی لغات کا مسئلہ زیر غور لایا گیا ہے۔ قرآن کریم کا نزول فقط عربی مبین میں ہوا یا قرآن میں ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جن کی اصل عربی زبان کے علاوہ دیگر عجمی الاصل زبانیں ہیں۔ یہ ایک ایسی اختلافی بحث ہے جس میں آئمہ مفسرین اور محققین علوم القرآن کی مختلف آراء اور اقوال ہیں۔ مفسرین میں اس بارے جس شخصیت نے اپنے نادر و منفرد خیالات کو سپرد قرطاس کیا وہ علامہ ابن جریر طبری[1] ہیں۔ علامہ طبری وہ اولین مفسر ہیں جنہوں نے معربات قرآنیہ کو اپنی مشہور و معروف تفسیر کے وقیع علمی مقدمہ کی ان چنیدہ مباحث علوم القرآن میں شامل کیا جو اس مقدمہ تفسیر کے حسن و خوبی کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس بحث میں امام صاحب نے اپنے منفرد نکتہ نگاہ کو عقلی و نقلی دلائل و شواہد کے لبادہ میں منظم و مربوط انداز میں پیش کیا ہے۔

منہج تحقیق

مقالہ ہذا کا منہج تحقیق بیانیہ(Descriptive) اور تجزیاتی(Analytical) ہے۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

1. کیا قرآن مجید میں معرب الفاظ استعمال ہوئے ہیں؟
2. معربات قرآن کے بارے امام طبری کا اصولی مؤقف کیا ہے؟
3. امام طبری کا منہج ترجیح واستدلال کیا ہے؟

معرب، تعریف و مفہوم

المعرب: لفظ غیر علم استعمله العرب فی معنی وضع له فی غیر لغتهم[2] معرب ایک ایسا لفظ ہے جو علم نہیں ہے، اور اس کو عرب استعمال کرتے ہیں اس معنی میں جو غیر عربی زبان میں وضع کیا گیا ہے۔ یعنی "معربات قرآنیہ سے مراد ایسے غیر عربی الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے"۔ غیر عربی الفاظ قرآن مجید میں وارد ہوئے یا نہیں اس بارے بنیادی طور پر تین اقوال و آراء سامنے آتی ہیں جو بالترتیب درج ذیل ہیں: **قول اول:** قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ وارد نہیں ہوئے۔ **قول ثانی:** قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں۔ **قول ثالث:** قرآن مجید میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو اصلاً عجمی ہیں لیکن عرب میں مستعمل ہونے کی بناء پر عربی شکل اختیار کر گئے۔ قرآن مجید میں معربات کی عدم موجودگی کے قائلین میں امام شافعی، امام المفسرین ابن جریر طبری اور قاضی ابو بکر وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ جن لوگوں نے قرآن کریم میں معربات کی موجودگی کا انکار کیا ہے۔ ان کا مؤقف یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول عربی مبین میں ہوا لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ قرآن مجید میں عجمی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسا کہ امام شافعی فرماتے ہیں: **و القرآن یدل علی ان لیس من کتاب الله شیء الا بلسان العرب**[3] آپ نے اپنے اس قول کے دلائل میں ان تمام آیات قرآنیہ سے استشہاد پیش کیا ہے جو قرآن حکیم کے عربی زبان میں نزول پر دلیل وبرھان ہیں۔ علامہ ابن جریر طبری بھی اسی قول کو اختیار کرنے والوں میں شامل ہیں۔ آپ کے نزدیک قرآن کریم میں معربات موجود نہیں لیکن آپ کی رائے میں یہ مشترکات ہیں جو عربی اور دوسری عجمی زبانوں میں مشترک ہیں۔ **قول ثانی:** قرآن مجید میں معربات وارد ہوئے ہیں۔ اس قول کو اختیار

Scanned with CamScanner

کرنے والوں کا کہنا یہ ہے اگرچہ قرآن مجید میں قلیل تعداد میں غیر عربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ قرآن مجید عربی زبان میں نہیں یا رسول اکرم ﷺ اپنی زبان نہیں بولتے تھے۔[4]

جیسا کہ امام سیوطی نے بھی یہ مؤقف اختیار کیا ہے۔ فرماتے ہیں: **و اقوی ما رایته للوقوع وهو اختیاری ما اخرجه ابن جریر بسند صحیح عن ابی میسره التابعی الجلیل قال فی القرآن من کل لسان**[5] میں نے معربات کے کلام الٰہی میں واقع ہونے کی سب سے قوی دلیل وہ دیکھی ہے جس کو ابن جریر نے صحیح سند کے ساتھ ابو میسرہؒ جلیل القدر تابعی سے نقل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ''قرآن میں ہر ایک زبان کے الفاظ موجود ہیں۔'' میں اسی مؤقف کو اختیار کرتا ہوں۔ علامہ سیوطی نے اپنا مؤقف بیان کرنے کے بعد معربات کے قرآن مجید کا حصہ ہونے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں: قرآن مجید علوم اولین و آخرین پر حاوی ہے اور اس میں ہر چیز کی خبر ہے اس لیے ضروری تھا کہ اس میں مختلف لغات اور زبان کی طرف اشارہ پایا جاتا تاکہ قرآن مجید کا احاطہ ہر چیز پر مکمل ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر لغت کے شیریں اور خفیف الفاظ اور عربی میں کثیر الاستعمال الفاظ قرآن مجید میں موجود ہیں۔[6] **قول ثالث:** قرآن مجید میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو اصلاً عجمی ہیں لیکن عربی میں مستعمل ہو کر عربی شکل اختیار کر گئے۔ اس قول کے اولین قائل غالباً ابو عبید ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں استعمال ہونے والے معرب الفاظ کی اصل عجمی ہے لیکن اہل عرب کے استعمال کے باعث مستقل عربی شکل اختیار کر گئے اور یوں عربی زبان کا حصہ بن گئے۔ نزول قرآن کے وقت یہ الفاظ عربی کلام میں ایسے شامل ہو چکے تھے کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہو گیا تھا۔[7]

یہ قول مذکورہ بالا دونوں اقوال کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ قول زیادہ قوی ہے۔ علامہ ابن جوزی نے بھی اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے۔[8]

معربات قرآنیہ اور امام طبری کا منہج

علامہ ابن جریر طبری نے تفسیر طبری کے مقدمہ میں جن اہم مباحث کا موضوع تحقیق بنایا ہے ان میں ایک اہم موضوع معربات قرآنیہ ہے۔ آپ نے قرآن کریم میں معربات کی موجودگی کی تردید کی ہے اور جن الفاظ قرآنیہ کو دیگر علماء نے معربات سے موسوم کیا ہے آپ نے انھیں مشترکات کا نام دیا ہے اور اس بارے میں آپ نے اپنا مؤقف نہایت مضبوط، واضح اور مدلل اسلوب میں اجاگر کیا ہے۔

معربات قرآنیہ میں امام طبری کا اصولی مؤقف اور منہج استدلال

امام ابن جریر طبری نے معرب کی بحث شروع کرنے سے قبل مقدمہ کی مبحث اول میں قرآنی دلائل نقل کیے ہیں کہ قرآن مجید کا نزول عربی مبین میں ہوا، کیونکہ جس نبی پر یہ نازل ہوا ان کی زبان عربی تھی اور وہ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے وہ بھی خالص عربی تھے۔ لہٰذا کلام اللہ کا عربی ہونا فطری عمل تھا۔ امام صاحب نے درج ذیل قرآنی آیات بطور استدلال نقل کی ہیں: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ [9] اور ہم نے تمام پہلے پیغمبروں کو بھی ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ وہ ان سے احکام الٰہیہ کو بیان کر دیں۔ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ [10] إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ [11] قرآن مجید کے عربی مبین میں نازل ہونے پر قرآنی استدلالات پیش کرنے کے بعد معرب کی بحث کو جس عنوان سے پیش کیا ہے وہ یوں ہے: **''القول فی البیان الاحرف التی اتفقت فیها الفاظ العرب و الفاظ**

Scanned with CamScanner

غیرھا من بعض اجناس الامم"[12] یعنی قرآن مجید میں استعمال ہونے والے ایسے الفاظ جو عربی اور غیر عربی لغات میں مشترک ہیں۔ علامہ طبری نے قرآن کریم کے عربی مبین میں نازل ہونے کی حقیقت کو اجاگر کرنے کے لیے ان روایات کو بنیاد بنایا ہے جن میں قرآن کے مختلف الفاظ کے بارے یہ کہا گیا ہے کہ وہ عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں کے ہیں اور بحث کی ابتدا اپنے منفرد انداز سے سوال معترضہ سے کی ہے کہ یہ دعویٰ کیسے درست ہو سکتا ہے جس میں آیات کو دلیل بنا کر کہا جائے کہ قرآن مجید فقط عربی زبان میں نازل ہوا۔ مثلاً "**ان سالنا سائل فقال: انک ذکرت انه غیر جائز ان یخاطب الله احدا من خلقه الا بما یفهمه و ان یرسل الیه رسالة الا بلسانٍ الذی یفقهه**" یعنی اگر کوئی سوال کرنے والا ہم سے یہ کہے کہ آپ نے خود یہ ذکر کیا کہ یہ غیر جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی کو ایسے کلام سے مخاطب کرے جسے وہ سمجھ نہ پائیں۔ تو ان روایات کے بارے آپ کا کیا خیال ہے جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ ہیں مثلاً: ۱۔ ابو موسیٰ نے (يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ) [الحدید ۵۷:۲۸] کے بارے فرمایا کہ "كِفْلَيْنِ" سے مراد زبان حبشہ میں دگنا اجر ہے۔[13]

۳۔ حضرت ابن عباس سے (فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ) [المدثر ۷۴:۵۱] کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد شیر ہے۔ عربی میں اسے اسد، فارسی میں شار، نبطی میں اریا اور حبشی زبان میں قَسْوَرَة میں کہتے ہیں۔[14] ۴۔ ابی میسرہ سے مروی ہے قرآن میں ہر زبان کا لفظ موجود ہے۔[15]

ایسی اور بھی مثالیں امام طبری نے مقدمہ کتاب میں نقل کی ہیں اور بہت سی وہ روایات ہیں جن کو کتاب کی طوالت کے باعث نقل نہیں کیا لیکن وہ روایات قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ کی موجودگی پر دلالت کرتی ہیں۔ امام طبری بحث کے آغاز میں مذکور اشکال کے جواب میں فرماتے ہیں: **قیل له: ان الذی قالوہ من ذلک غیر خارج من معنی ما قلنا** [16] انھیں کہا جائے گا اس بارے جو بات انھوں نے بیان کی ہے ہمارا قول ان معنی سے خارج نہیں (یعنی قرآن عربی زبان میں نازل ہوا) کیونکہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ حروف یا ان جیسے دوسرے حروف کلام عرب سے نہیں ہیں یا وہ عربی کلام نہیں ہیں اور نہ یہ کہا کہ نزول قرآن سے پہلے عربی زبان میں بولے نہیں جاتے تھے اور یہ بھی نہیں کہا کہ عرب نزول قرآن سے پہلے اس کو جانتے نہیں تھے۔ اگر وہ ایسا کہتے تو ان کا قول ہمارے بیان کردہ قول کے خلاف ہوتا۔ بلاشبہ ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں ایسے ہے اور اس کا معنی یہ ہے اور یہ حرف عجمی زبان میں یوں ہے اور اس کا معنی یہ ہے اور ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ کسی کلام میں باہم موافقت رکھنے والے ایسے الفاظ ہوں جن کا معنی مختلف اقوام کی تمام نسلوں کی زبانوں میں ایک ہی ہو، تو جنسوں میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟ جیسا کہ ہم نے اکثر الفاظ بہت سی دوسری زبانوں میں متفق المعنی پائے ہیں جیسے درہم دینار، قلم قرطاس وغیرہ اور اس جیسے دیگر الفاظ جن کا شمار کرنا بہت مشکل اور تعداد تھکا دینے والی ہے۔ ایسے الفاظ جو عربی و فارسی دونوں زبانوں میں لفظ اور معنی میں مشترک ہیں اور شاید دیگر زبانوں میں بھی ایسا ہی ہو جن کے منطوق سے ہم ناواقف اور ان کے کلام کا علم نہ رکھتے ہوں۔[17] امام طبری نے سائل کے اشکال کو رد کیا ہے کہ ہمارا قول اس بات سے خارج نہیں جو بات اس بارے بیان کی گئی ہے۔ گویا اشکال سرے سے پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد امام صاحب ایک نیا اشکال جو آپ کے مدلل جواب سے کسی سائل کے ذہن میں پیدا ہو سکتا ہے اس کو یوں بیان کرتے ہیں: پس اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ وہ حروف جن کی تعداد ہم نے شمار کی اور یہ خبر دی کہ ان حروف کے الفاظ و معنی میں عربی و فارسی زبانوں میں اتفاق پایا جاتا ہے اور اس سے ملتے جلتے الفاظ جن کو یہاں نہیں بیان کیا

Scanned with CamScanner

یہ سب کے سب عربی ہیں اور بعض فارسی یا کوئی یہ کہے کہ ان کا اصل مخرج عربی ہے پھر یہ حروف عجم میں گئے تو وہ بھی اسے بولنے لگے یا یہ کہا جائے کہ اس کا اصل مخرج فارسی ہے عربوں کے ہاں آیا تو معرب ہو گیا۔[18] فرماتے ہیں: ایسا کہنے والا قائل لاعلم ہے کیونکہ جب کوئی لفظ دونوں جنسوں میں ایک ہی لفظ اور ایک ہی معنی میں مستعمل ہے تو عرب زیادہ حق دار نہیں اس دعویٰ کے کہ اس لفظ کی اصل ہمارے ہاں ہے اور بعد میں یہ عجم گیا اور نہ عجم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ دعویٰ کریں کہ اس لفظ کی اصل ہمارے یہاں ہے اور یہ بعد میں عرب گیا۔ جب ہمارے بیان کردہ وصف کے مطابق دونوں زبانوں میں لفظ موجود ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک یہ حق نہیں رکھتا کہ دعویٰ کرے کہ اس لفظ کی اصل ہمارے پاس ہے دوسرے کے پاس نہیں۔ وہ مدعی جو یہ دعوی کرے کہ اس لفظ کی اصل دونوں زبانوں میں سے کسی ایک کے یہاں ہے تو وہ ایسے معاملہ کا دعویٰ کرنے والا ہے جو اس کی حقیقت اس کی صحت تک پہنچانے والا نہیں سوائے یہ کہ خبر ایسی ہو جو یقینی بات ہو شک زائل اور عذر ختم کر دے۔[19]

اپنے نکتہ کی وضاحت مزید یوں کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک درست بات یہ ہے کہ جب دو اقوام بیان اور منطوق میں ایک ہی لفظ استعمال کریں تو اس لفظ کو عربی عجمی یا حبشی عربی پکارا جائے گا۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک قوم یہ کہنے کا زیادہ حق نہیں رکھتی کہ یہ الفاظ ان ہی کی طرف منسوب ہے۔ پس یہی معاملہ ہر کلمہ اور اسم کا ہے جس کے الفاظ و معنی قوموں کے درمیان متفق ہوں اور یہ ہر قوم اور ہر جنس میں مستعمل ہوں تو ان کو ہر جنس کی طرف منسوب کرنے کا طریقہ وہی ہے جو ابھی ہم نے بیان کیا۔ یعنی درہم،، دینار، دوات اور قلم وغیرہ، ان میں الفاظ اور معنی میں دونوں زبانوں عربی اور فارسی میں اتفاق ہے لہٰذا ان کی اضافت ان اجناس میں سے ہر جنس (زبان) کی طرف اجتماع اور افتراق کے طریق سے کی جائے یہ اس کا حق رکھتی ہیں۔[20]

امام طبری اپنے نکتہ نگاہ کو باقاعدہ مثال سے واضح کرنے کے بعد واپس اسی قول کی طرف لوٹتے ہیں جو بحث کے آغاز میں معرب کے بارے انھوں نے بیان کیا۔ فرماتے ہیں: اس قول سے یہی معنی مراد ہیں جو حروف کے بارے باب کے آغاز میں ہم نے بیان کیے کہ بعض نے ان حروف کو زبان حبشہ کی طرف منسوب کیا بعض نے فارسی جبکہ بعض نے رومی زبان کی طرف۔ لیکن جس نے بھی کسی لفظ کو کسی زبان کی طرف منسوب کیا اس نے اس لفظ کے عربی ہونے کی نفی نہیں کی اور نہ ہی جس نے عربی کی طرف منسوب کیا اس نے یہ نفی کی کہ یہ حروف دوسری زبانوں کے کلام کی طرف نسبت کیے جانے کے مستحق نہیں۔

مؤقف کی منطقی دلائل سے توضیح

امام طبری نے اپنے مؤقف کو مزید تقویت دینے کے لیے منطقی دلائل پیش کیے ہیں۔ فرماتے ہیں "اثبات نفی کی دلیل اس وقت ہوتا ہے جب اجتماع معنی جائز نہ ہو۔ مثلاً قائل کا قول فلانٌ قائمٌ دلیل ہے کہ فلاں غیر قاعد ہے اور ایسی بہت سی مثالیں بھی ہیں لیکن جہاں اجتماع معنی جائز ہو وہ اس سے خارج نہیں مثلاً **فلانٌ قائمٌ، متکلمٌ** فلانٌ اس قول میں اثبات قیام میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے دوسرے کلام کی نفی ہو سکے۔ کیونکہ یہاں ایک شخص سے دونوں معنوں کا جمع ہونا جائز ہے۔ اس مثال کو اپنے مؤقف کی دلیل بناتے ہوئے فرماتے ہیں: **فکذلک ما قلنا فی الاحرف التی ذکرنا وما اشبهها۔۔۔**"[21]

Scanned with CamScanner

یعنی اسی طرح ان حروف کے بارے یہ کہنا محال ہے کہ یہ عربی ہیں ان میں سے بعض عجمی ہیں یا یہ حبشی ہیں ان میں سے بعض عربی ہیں حالانکہ ان کا استعمال دونوں زبانوں میں موجود ہے۔ پس ان حروف کی نسبت دونوں زبانوں کی طرف کرنا محقق ہے باطل نہیں۔ امام طبری مذکورہ وضاحت کے بعد ایک نیا اشکال نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کند ذہن یہ گمان کرے کہ کلام میں ایک حرف کی نسبت دو کلاموں کی طرف کرنا محال ہے جیسے بنی آدم کے نسب میں دو باپوں کی نسبت محال ہے تو حقیقتاً اس کا یہ گمان لاعلمی پر مبنی ہو گا۔

اشکال کے رد میں نقلی و عقلی دلائل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حقیقتاً اس قائل نے لاعلمی پر مبنی گمان کیا کیونکہ بنی آدم کے انساب دو باپوں میں سے کسی ایک کی طرف نسبت کرنے پر محصور ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ) [الاحزاب۳۳: ۵] لیکن ایسا منطوق اور زبان میں نہیں۔ لفظ اسی زبان کی طرف منسوب ہو گا جس زبان میں اس کا استعمال معروف ہو گا۔ اگر اس لفظ کا استعمال دو یا زیادہ زبانوں میں ایک ہی لفظ و معنی کے ساتھ معروف ہو تو اس کی نسبت ہر ایک زبان کی طرف کی جائے گی کوئی ایک زبان یہ حق نہیں رکھتی کہ دوسری سے زیادہ مستحق ہونے کا دعویٰ کرے۔[22]

اسی بات کو منطقی استشہاد سے ثابت کرتے ہوئے امام طبری فرماتے ہیں:

> اگر کوئی زمین نرم ہموار میدان اور پہاڑ کے درمیان ہو تو اس کی فضا نرم زمین والی بھی ہے اور پہاڑ والی بھی۔ یا کوئی زمین خشکی اور سمندر کے درمیان ہو تو اس کی آب و ہوا بری (خشکی والی) بھی ہے اور بحری (سمندر والی) بھی۔ کسی عقل سلیم رکھنے والے شخص کو ممتنع نہیں کہ وہ اس زمین کا وصف سھلیۃ جبلیۃ یا بریۃ بحریۃ کہہ کر بیان کرے کیونکہ کسی ایک طرف نسبت اس حق کی نفی نہیں کرتی کہ دوسری کی طرف منسوب نہ کی جاسکے۔ اگر کوئی دونوں صفات میں سے کسی ایک صفت کو الگ بیان کر دے بشرطیکہ وہ دوسری صفت سلب بھی نہ کرے تو وہ صادق اور محقق ہو گا۔[23]

اس منطقی استدلال کو بھی اپنے موقف پر منطبق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وکذلک القول فی الاحرف التی تقدم ذکرناها فی اول هذا الباب۔۔۔[24] یعنی حروف کے بارے جو قول باب کے آغاز میں ہم نے بیان کیا وہ بھی اسی طرح ہے اور اس بارے جو ہم نے کہا وہ یہی معنی ہیں اور قائل کے اس قول سے یہی مراد ہے جس نے کہا کہ قرآن میں ہر زبان استعمال ہوتی ہے اور ہمارے نزدیک اس قول کا معنی واللہ اعلم یہی ہے کہ قرآن مجید میں ہر زبان کا وہ لفظ ہے جس میں عربی اور اس کے علاوہ دوسری زبانوں کا لفظ نطق میں ایک ہی ہو۔ امام طبری فرماتے ہیں جو شخص فطرت صحیحہ کو مانتا ہو اور کتاب اللہ کا اقرار کرتا ہو اس کو پڑھتا ہو اور اس کی حدود جانتا ہو پھر بھی یہ اعتقاد رکھے کہ بعض قرآن فارسی ہے عربی نہیں، نبطی ہے عربی نہیں، رومی ہے عربی نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے قرآن مجید کو عربی بنایا اگر بات یہی ہے تو قائل کا قول کہ قرآن حبشی یا فارسی ہے زیادہ حقدار نہیں اس قول سے جس نے اسے عربی کہا اور نہ قائل کا قول کہ "قرآن عربی ہے" زیادہ حق رکھتا ہے صحت و ثواب کا اس شخص کے قول سے جس نے اسے بعض دوسری زبانوں کی طرف منسوب کیا۔[25] امام طبری نے معربات کے بارے بیان کردہ تصریحات سے خود ایک نتیجہ اخذ کیا جو یوں ہے: پس واضح ہو گیا کہ سلف میں سے جس نے یہ کہا کہ "قرآن مجید میں ہر زبان کا لفظ ہے" اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ایسا بیان ہے جو کہ عربی نہیں اور اس بیان کی نسبت عربی کی طرف جائز نہیں تو اس شخص کا یہ قول خطا پر مبنی ہو گا۔[26]

Scanned with CamScanner

ابو عبید کے مؤقف پر نقد و تبصرہ

امام طبری نے اپنے مؤقف کو دلائل سے واضح کرنے کے بعد بحث کے اختتام پر امام ابو عبید کے نکتہ نظر پر نقد و تبصرہ کیا ہے۔ اگرچہ امام طبری نے نقد کرتے ہوئے کسی بھی شخصیت کا نام ذکر نہیں کیا لیکن یہ تنقید و تبصرہ براہ راست اسی مؤقف پر صادق آتا ہے جس کو اختیار کرنے والے امام ابو عبید اور ابن جوزی وغیرہ ہیں۔ لکھتے ہیں:

"پس جو کوئی ہمارے قول کا انکار کرے اس سے پوچھا جائے گا کہ آپ کا کہنا یہ ہے کہ وہ حروف جن کو ہم نے بحث کے آغاز میں ذکر کیا اور ان جیسے دوسرے حروف عربی کے علاوہ دوسری قوموں کی زبانوں کے حروف ہیں جو عرب میں آئے تو انھوں نے انھیں معرب بنالیا، تو آپ کے پاس اپنے قول کی صحت پر کیا دلیل ہے؟ ایسی دلیل جسے تسلیم کیا جاسکے۔" فرماتے ہیں کہ وہ قائل جواب میں کچھ نہیں کہے گا سوائے یہ کہ دوسرے سے اس کے مثل سوال کرے۔ اور اگر وہ اقوال سلف جن کا ہم نے ذکر کیا اس سے مشابہ اقوال کے ساتھ معنی کو عیب لگائے تو ہمارا مطلب اس تاویل کے ساتھ حاصل ہو جائے گا جو ہم نے پہلے بیان کی ہے اور اس سے کہا جائے گا کیا آپ کو ناپسند ہے یہ کہ جس نے ان حروف کی نسبت عرب کے علاوہ دوسری اقوام کی طرف کی، اس نے دونوں نسبتوں میں سے ایک کی طرف منسوب کیا جو نسبت زیادہ مستحق تھی جبکہ دوسری نسبت کی نفی بھی نہیں کی؟ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اس (شخص) کے بارے اس کی کیا رائے ہے جس نے زمین کو سھلیۃ ہونے کا انکار نہیں کیا اور اسے جبلیۃ کہا اور سھلیۃ ہونے کا امکان دور بھی نہیں کیا۔ تو اس (قائل) کے ایسا کہنے سے اس بات کی نفی ہو گی کہ زمین کی دوسری صفت بھی ہو۔ پس اگر وہ "ہاں" کہے تو اس نے عقل کی مخالفت کی اور اگر وہ نفی کرے تو اس سے کہا جائے گا کیا آپ اس کی تردید کرتے ہیں جس نے کہا سجیل فارسیہ لفظ ہے اور قسطاس رومی لفظ ہے وہ اسی کی نظیر ہے؟ وہ ان کے درمیان فرق کا سوال کرے گا اور دونوں اقوال میں سے جس قول کو بھی اختیار کرے گا اس پر دوسرے قول سے سوال پڑے گا۔[27]

تفسیر طبری سے معربات قرآنیہ کے نظائر

۱۔ فَصُرْهُنَّ: قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ[28] سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے (فَصُرْهُنَّ) نبطی ہے اس سے مراد فَشَقِّقْهُنَّ (ان کو چیرنا پھاڑنا ہے۔[29] عکرمہ سے روایت (فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ) یہ نبطی زبان سے ہے اس سے مراد قَطِّعهُنَّ (ان کو ریزہ ریزہ کر دو ہے۔[30] عبید بن سلیمان فرماتے ہیں ضحاک سے سنا (فَصُرْهُنَّ) کے بارے فرماتے ہیں نبطی زبان میں یہ شققهن ہے اور صرّي سے مراد توڑنا یا چیرنا پھاڑنا ہے۔[31]

۲۔ سِجِّيْلٍ: فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ[32] امام طبری فرماتے ہیں اہل تاویل نے لفظ (سِجِّيْلٍ) کے معنی میں اختلاف کیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے یہ فارسی میں سنگ و گل کو کہتے ہیں۔ جن لوگوں کی یہ رائے ہے ان سے مروی روایات کو امام طبری نے اس لفظ کی توضیح میں نقل کیا ہے۔ وہ روایات درج ذیل ہیں: مجاہد کا قول ہے (مِّنْ سِجِّيْلٍ) فارسی ہے وہ پتھر جو شروع میں پتھر اور آخر میں مٹی ہو جائے۔[33] سعید بن جبیر سے روایت ہے (حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ) کے بارے فرمایا یہ فارسی ہے اس کو عربی بنایا گیا ہے۔ اس سے مراد سنگ و گل ہے۔[34] وہب سے مروی ہے فرمایا: (سِجِّيْلٍ) فارسی کلمہ ہے جس سے مراد سنگ و گل ہے۔ سدی سے روایت ہے فرمایا (حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ) ابن عباسؓ نے فرمایا سجیل فارسی لفظ ہے جس سے مراد

Scanned with CamScanner

سنگ و جل ہے سنگ پتھر کو کہتے ہیں اور جل مٹی ہے۔ اور فرمایا ارسلنا علیھم حجارۃً من طین۔[35] سعید بن جبیر سے مروی ہے۔ فرمایا: (سِجِّيْلٍ) فارسی اور نبطی لفظ ہے۔ سج ایل ہے۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: مٹی کو فارسی میں جل کہتے نہ کہ ایل تو اگر فارسی میں اس طرح ہے تو فارسی لفظ سِجْل ہو گا نہ کہ سجیل، کیونکہ پتھر کو فارسی میں سنج کہہ کر پکارتے ہیں اور مٹی کو جل۔ پس اس میں یاء آنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور یہ فارسی ہے۔ عبارت یوں ہے: امام طبری لکھتے ہیں: فذَهب سعيد بن جبير في ذلك إلي أن اسم الطّين بالفارسيَةِ جل لا إيل، وَأنَّ ذلِكَ لَوْ كَانَ بالفارسيةِ لكانَ سِجْل لا سِجّيل؛ لِأنَ الحجرَ بالفارسية يُدعَي سنج،، والطّين: جل، فلاوَجْه لِكَوْنِ الياء فيها وَهي فارسيَةٌ.[36]

۳۔ هَيْتَ لَكَ: وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ[37] عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ نے (هَيْتَ لَكَ) کے بارے فرمایا اس سے مراد ہے آجاؤ یہ حکم صرف تیرے لیے ہے اور یہ حوارنیہ زبان کا ہے۔[38] سدی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: (هَيْتَ لَكَ) سے مراد ہے تم آجاؤ یہ حکم صرف تیرے لیے ہے اور یہاں یہ لفظ قبطی زبان کا ہے۔[39] حسن سے مروی ہے (هَيْتَ لَكَ) سریانی کلمہ ہے یعنی اس سے مراد ہے تم پر یا تیرے لیے۔[40]

۴۔ سَرِيًّا: قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا[41] سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: هو الجدْوَل، النَّهَرَ الصغير وهو بالنبطية: سَرِيًّا.[42] ابن ابی نجیح سے مروی ہے مجاہد کا قول ہے (سَرِيًّا) سریانی زبان میں نہر کو کہتے ہیں۔[43] ضحاک سے مروی ہے سریانی میں چھوٹی نہر کو (سَرِيًّا) کہتے ہیں۔[44]

۵۔ طٰهٰ[45] حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے (طٰهٰ) نبطی زبان کا لفظ ہے اس سے مراد ہے اے شخص![46] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: (طٰهٰ) سے مراد ہے اے شخص! اور یہ سریانی لفظ ہے۔[47] عکرمہ سے مروی ہے (طٰهٰ) سے مراد ہے "اے شخص!" اور یہ نبطی زبان سے ہے۔[48] عبید اللہ کے طریق سے عکرمہ سے مروی ہے (طٰهٰ) سے مراد ہے اے انسان! اور یہ نبطی زبان کا لفظ ہے۔[49] قتادہ کا قول ہے (طٰهٰ) سے مراد ہے اے شخص! اور یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔[50]

۶۔ **طُوْرِ سَيْنَآءَ**: وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ[51] ضحاک سے مروی ہے (طُوْرِ) نبطی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں اور سَيْنَا سے مراد نبطی زبان میں حَسَنة ہے۔[52]

۷۔ **الْفِرْدَوْسَ: اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ**[53] امام طبری فرماتے ہیں مجاہد کا قول ہے یہ (الْفِرْدَوْسَ) رومی لفظ ہے۔[54] پھر آپ نے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد سے مروی ہے (الْفِرْدَوْسَ) رومی زبان میں باغ کو کہتے ہیں۔[55]

۸۔ اَوِّبِيْ مَعَهٗ: يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ[56] ابی میسرہ سے روایت ہے فرمایا (يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ) زبان حبشہ میں سَبّحِي معه ہے۔[57]

۹۔ مِنْسَاَتَهٗ: اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ[58] سدی کا قول ہے المنساء زبان حبشہ میں عصا کو کہتے ہیں۔[59]

۱۰۔ الْعَرِمِ: فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ[60] ابی میسرہ سے مروی ہے (**فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ**) سے مراد یمنی زبان میں المسَنَّاۃ یعنی بند باندھنا کو کہتے ہیں۔[61]

Scanned with CamScanner

۱۱۔یٰسٓ[62] حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا:یٰسٓ سے مراد ہے اے انسان،اور یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔[63]
۱۲۔غَسَّاقٌ: هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ[64] عبد اللہ بن بُریدہ سے مروی ہے فرمایاالغساق سے مراد ہے بدبودار اور یہ طخاریہ زبان کا لفظ ہے۔
۱۳۔مَقَالِيْدُ: لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ[65] مجاہد (لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ) کے بارے فرماتے ہیں۔فارسی زبان میں اس سے مراد مفاتیح ہے۔[66]

نتائج بحث

1. مذکورہ بالا تمام تر بحث سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ امام طبری معربات قرآنیہ (غیر عرب الفاظ) کے بارے منفرد نکتہ نگاہ کے حامل ہیں۔ آپ نے قرآن مجید مین معربات کی تردید کی ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں موجود ایسے تمام الفاظ جو دوسری لغات کے ہیں وہ دراصل عربی اور ان دوسری لغات میں لفظاً اور معناً مشترک ہیں لہٰذا ایسے الفاظ کی اصل فقط عربی یا دوسری زبان نہیں بلکہ ہر دوزبان کی طرف کی جائے گی۔ گویا امام صاحب نے معربات کے برعکس مشترکات کا نظریہ پیش کیا ہے۔
2. امام طبری نے اپنے اس مؤقف کو دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں پیش کیااور اپنے نکتہ نگاہ کے مخالفین کے رد میں منطقی استدلال پیش کیے ہیں۔ امام صاحب نے اس بحث میں ایسے تمام اشکالات جو قاری کے ذہن میں سوال بن کر ابھر سکتے ہیں،خود سے بیان کیے اور ان کی توجہات وتصریحات سے اپنا نکتہ ثابت کیا ہے۔
3. اپنے مؤقف کو موکد و مدلل بنانے کے ساتھ وہ آراء جو آپ کے قول سے مخالف ہیں ان کا رد بھی منطقی پیرائے میں کرتے ہیں۔
4. آپ نے اشکالات کے بیان میں جن روایات کو پیش کیاان کی اسناد کا اہتمام بھی آپ کے اسلوب کا خاصہ ہے۔
5. بلاشبہ قرآن مجید میں ایسے الفاظ موجود ہیں جن کو معربات قرآنیہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور امام طبری نے انھیں مشترکات کا نام دیا ہے۔ جامع البیان میں اسکے شواہد موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی واحوالہ جات

1 تیسری صدی ہجری کی جامع العلوم شخصیت ابن جریر طبری طبرستان کے پایہ تخت آمل میں ۲۲۴ ھجری کے اواخر یا ۲۲۵ ہجری کے اوائل میں پیدا ہوے۔ آپ کا وصال ۳۱۰ ھجری میں بغداد میں ہوا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: یاقوت حموی، معجم الادباء، بیروت، دار الغرب الاسلامی، ۱۴۱۴ھ، ۶/ ۲۴۴۱تا۲۴۶۸؛ ذھبی، سیر اعلام النبلاء، قاھرۃ، دار الحدیث، ۱۴۲۷ھ، ۱۴/ ۲۶۷تا۲۸۲۔

A great literary scholar of third century, Ibn Jarīr Ṭabarī was born in Amol, Ṭabaristān in the end of 224 A.H. or in the start of 225 A.H. He died in 310 A.H at Baghdad. For details, see: Yāqūt Ḥamawī, *Mu'jam al-Adbā'*, (Beirūt: Dār al-Maghrib al-Islāmī, 1414 A.H.), 6:2441-2468; Dhahbī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1427 A.H.), 14:267-282

2 زین الدین محمد المدعو، **التوقیف علی مھمات التعاریف**، عالم الکتب ۳۸ عبد الخالق ثروت، القاھرہ، 1990م، ۱/ ۳۱۰

Scanned with CamScanner

Zain al-Dīn Muḥammad al-Mad'ū, *A-Tauqīf 'alā Mohimmāt al-Ta'ārīf*, (Cairo: 'Ālim al-Kutub , 1990), 1:310

3 شافعی، محمد بن ادریس، **الرسالہ**، دار الکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۶، ص ۶۱

Shāfa 'ī, Muḥammad b. Idrīs, *Al-Risālah*, (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Arabī, 2006), 61

4 قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دار عالم الکتب، الریاض ۱۴۲۳ھ، ۱/۶۸

Qurṭubī, *Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*, (Riyad: Dār 'Ālim al-Kutub, 1423 A.H.), 1:68

5 سیوطی، جلال الدین، **الاتقان فی علوم القرآن**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الاولیٰ ۱۹۹۹ء، ص ۳۳۴؛ المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب، الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر، س ن، قاہرہ، ص ۴۱

Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Al-Itqān fī 'Ulūm al-Qur'ān*, (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1999), 334; *Al-Muhazzab fīmā waqa 'ā fil Qur'āni min al-Mu'arrab*, (Cairo: Al-Fārūq al-Ḥadīthiyyah lil Ṭabā'ah wal Nashar, n.d.), 41

6 الاتقان فی علوم القرآن، 41

Al-Itqān fī 'Ulūm al-Qur'ān, 41

7 ابن عطیہ اندلسی، **المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۱ء، ۱/۵۱

Ibn Aṭiyah Andalusī, *Al-Muḥarrar al-Wajīz fī Tafsīr al-Kitāb al-'Azīz*, (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2001), 1:51

8 ابن جوزی، **فنون الافنان فی عیون علوم القرآن**، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، ۱۹۸۷ء، ۱/۱۲۸

Ibn Jawzī, *Funūn al-Afnān fī 'Uyūn 'Ulūm al-Qur'ān*, (Beirūt: Dār al-Bashā'ir al-Islāmiyyah, 1987), 1:128

9 ابراہیم ۱۴:۴

Ibrāhīm, 14:4

10 النحل ۱۶:۶۴

Al-Naḥal, 16:64

11 یوسف ۱۲:۲

Yūsuf, 12:2

12 طبری، ابن جریر، **جامع البیان عن تاویل آی القرآن**، دار الحدیث، قاہرہ، ۱۴۳۱، ۱/۵۹

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān an Tāwīl Āy al- Qur'ān*, (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1431 A.H.), 1:59

13 طبری، **جامع البیان**، 60:1

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān an Tāwīl Āy al- Qur'ān, 1:60*

14 طبری، **جامع البیان**، 60:1

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān an Tāwīl Āy al- Qur'ān, 1:60*

15 طبری، **جامع البیان**، 60:1

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān an Tāwīl Āy al- Qur'ān, 1:60*

16 طبری، **جامع البیان**، 60:1

Scanned with CamScanner

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān , 1:60*

17 طبری، **جامع البیان**،1:60

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān , 1:60*

18 طبری، **جامع البیان**،1:60

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān , 1:60*

19 طبری، **جامع البیان**،1:60

Ṭabarī, *Jāmi'al-Bayān , 1:60*

20 طبری،**جامع البیان**،1:61-62

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:61-62*

21 طبری،**جامع البیان**،1:61-62

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:61-62*

22 طبری،**جامع البیان**،1:61-62

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:61-62*

23 طبری،**جامع البیان**،1:61-62

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:61-62*

24 طبری،**جامع البیان**،1:63

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:63*

25 طبری،**جامع البیان**،1:63

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:63*

26 طبری،**جامع البیان**،1:63

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:63*

27 طبری،**جامع البیان**،1:63

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 1:63*

28 البقرۃ۲:۲۶۰

Al-Baqarah, 2:260

29 طبری،**جامع البیان**،2:831

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 2:831*

30 طبری،**جامع البیان**،2:832

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 2:832*

31 طبری،**جامع البیان**،2:833

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān , 2:833*

32 ہود۱۱:۸۲؛ طبری،**جامع البیان**،6:436

Hūd, 11:82; Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6:436

Scanned with CamScanner

[33](اس کے مثل دیگر اسناد سے مجاہد کا یہی قول ہے) طبری، جامع البیان، 6:438

(Like this, Mujāhid's saying also support it with different chains) Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6/438

[34]طبری، جامع البیان، 6:437

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6:437

[35]طبری، جامع البیان، 6:438

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6: 438

[36]طبری، جامع البیان، 6:439

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6: 439

[37]یوسف 12:23

Yūsuf, 12:23

[38]طبری، جامع البیان، 6:450

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6:450

[39]طبری، جامع البیان، 6:551

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6:551

[40]طبری، جامع البیان، 6:551

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 6:551

[41]مریم 19:24

Maryam, 19:24

[42]طبری، جامع البیان، 7:736

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 7:736

[43]طبری، جامع البیان، 7:736

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 7:736

[44]طبری، جامع البیان، 7:737

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 7: 737

[45]طٰہٰ 20:1

Ṭāḥā: 20:1

[46]طبری، جامع البیان، 7:817

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/817

[47]طبری، جامع البیان، 7:817

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/817

[48]طبری، جامع البیان، 7:818

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/818

[49]طبری، جامع البیان، 7:818

Scanned with CamScanner

[50] طبری، جامع البیان، 818:7

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/818

[51] المومنون 20:23

Al-Mu'minūn: 23:20

[52] طبری، جامع البیان، 237:8

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/237

[53] المومنون 11:23

Al-Mu'minūn: 23:11

[54] طبری، جامع البیان، 364:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/364

[55] طبری، جامع البیان، 364:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 8/364

[56] سبا 10:34

Sabā: 37/10

[57] طبری، جامع البیان، 309:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 9:309

[58] سبا 10:34

Sabā: 37/10

[59] طبری، جامع البیان، 314:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 9:314

[60] سبا 16:34

Sabā: 37/16

[61] طبری، جامع البیان، 322:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 9:322

[62] یٰسین 1:36

Yāsīn, 36:1

[63] طبری، جامع البیان 402:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 9:402

[64] ص 57:38

Ṣād, 38:57

[65] شوریٰ 12:42

Shūrā, 42:12

[66] طبری، جامع البیان، 843:9

Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 9:843

Scanned with CamScanner